

نتیجے کی بجائے عمل پر توجہ (Process Over Results)

زندگی کے تقریباً ہر شعبے میں — تعلیم، تربیت، اولاد، تعلقات اور یہاں تک کہ مذہبی معمولات میں بھی — ہم اکثر "نتائج پر مبنی" (Result-oriented) سوچ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ہماری تمام تر توجہ کامرکز صرف نتائج ہوتے ہیں: کیا میرے بچے نے اچھے نمبر لیے؟ کیا طالب علم نے سبق یاد کر لیا؟ کیا مجھے اللہ کی طرف سے جڑا مل گئی؟ ہمارے، زندگی بار بار ہمیں یہ دکھاتی ہے کہ اگرچہ نتائج اہم ہیں، لیکن یہ کبھی بھی مکمل طور پر ہمارے اختیار میں نہیں ہوتے۔ جو چیز ہمارے ہاتھ میں ہے، وہ ہے "عمل" (Process)۔

زاد یہ نگاہ میں یہ تبدیلی — یعنی نتائج کی بجائے عمل پر دھیان — نہ صرف ایک عملی اصول ہے بلکہ ایک گہری روحانی حقیقت بھی ہے۔

کسان کا سبق

ایک کسان کا تصور کریں جو اپنی فصل بوتا ہے۔ وہ زمین میں ہل چلاتا ہے، پانی دیتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ اس کے اقدام کا ہر مرحلہ درست طریقے سے طے پائے۔ لیکن جب ژالہ باری ہوتی ہے اور فصل تباہ ہو جاتی ہے، تو کسان آسمان کو کوستا نہیں ہے اور نہ ہی کھیتی باڑی چھوڑتا ہے۔ وہ اسی عمل کی طرف واپس لوٹتا ہے — ہل چلانا، بیج بونا، پانی دینا — کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہی وہ واحد حصہ ہے جسے وہ کنٹرول کر سکتا ہے۔ فصل، چاہے وہ بھرپور ہو یا برباد ہو جائے، کبھی بھی مکمل طور پر اس کے ہاتھ میں نہیں ہوتی۔

انسان بھی اس سے مختلف نہیں ہیں۔ کسان کی طرح، ہم صرف خلوص نیت کے ساتھ عمل (Process) سے گزر سکتے ہیں، ہم کبھی بھی نتائج کی ضمانت نہیں دے سکتے۔

بچے کا بولنا سیکھنا

والدین اکثر اس وقت پریشان ہو جاتے ہیں جب ان کا بچہ دیر سے بولنا شروع کرتا ہے۔ حالانکہ زبان سیکھنا ایک قدرتی عمل ہے۔ اگر بچے کو صحیح ماحول میں رکھا جائے جہاں زبان بولی جا رہی ہو، تو آخر کار — سوائے اس کے کہ کوئی طبی مسئلہ ہو — وہ بولنا شروع کر دے گا۔ باؤڈالنا، موازنہ کرنا یا سزا دینا اس عمل کو تیز نہیں کرے گا؛ بلکہ یہ اسے نقصان پہنچا سکتا ہے۔

یہ بات ایک جامع اصول کو واضح کرتی ہے: ترقی زبردستی یا نتائج کے جنون سے نہیں ہوتی، بلکہ واقفیت، مثالی نمونے اور ماحول کے ذریعے پروان چڑھتی ہے۔

پرورش اور تدریس میں عمل پر مبنی رجحان

فرض کریں کہ ایک والدین کھانے کی میز پر بچے کو کشادہ دلی سکھانا چاہتے ہیں۔ نتائج پر نظر رکھنے والا (Result-oriented) طریقہ یہ ہو گا کہ بچے کو ڈانٹا جائے: "تمہیں ابھی اپنی چیز شیئر کرنی چاہیے!" لیکن عمل پر توجہ دینے والے والدین خود کشادہ دلی کا مظاہرہ کریں گے، مثالی شخصیات کی کہانیاں سنائیں گے اور وقت کے ساتھ ساتھ شیئرنگ کا کلچر پیدا کریں گے۔ بالآخر، بچے کا دل ایثار کی طرف مائل ہو جائے گا — اصلاح کے ڈر سے نہیں، بلکہ اقدار کے قدرتی طور پر دل میں اتر جانے سے۔

اسی طرح، روزہ رکھنے کی تلقین کرتے وقت، والدین اکثر اس بات کو جزا اور سزا کے طور پر بیان کرنے میں الجھ جاتے ہیں: "اگر تم روزہ رکھو گے تو تمہیں یہ انعام ملے گا؛ اگر نہیں رکھو گے تو یہ سہولت چھین لی جائے گی۔" یہ طریقہ عارضی طور پر کام کر سکتا ہے، لیکن جیسے ہی بیرونی ترغیب ختم ہوگی، عمل بھی ختم ہو جائے گا۔ اس کا اصل گہرا عمل ایمان یقین اور اللہ سے تعلق کو مضبوط بنانے میں ہے تاکہ روزہ ایک فطری عبادت بن کر ابھرے تاکہ زبردستی کا عمل۔

نتائج پر مبنی سوچ کیوں ناکام ہوتی ہے

- یہ دباؤ اور فیصلے (judgement) کو جنم دیتی ہے: والدین، اساتذہ یا مذہبی رہنما اکثر ڈانٹ ڈپٹ، لیبل لگانے یا زبردستی کرنے کا سہارا لیتے ہیں کیونکہ وہ فوری نتائج چاہتے ہیں۔
 - یہ منافقت پیدا کرتی ہے: لوگ یقین کی وجہ سے نہیں بلکہ دکھاوے یا انعام کے لیے عمل کرتے ہیں۔
 - بیرونی کنٹرول کے بغیر یہ نظام ڈھے جاتا ہے: جب دباؤ یا طاقت بنادی جاتی ہے، تو رویہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔
- یہ پورے معاشرے میں واضح طور پر نظر آتا ہے: ہم پابندیاں، سزائیں اور بیرونی قدریں تو لگاتے ہیں، لیکن شاذ و نادر ہی باطنی ارادے، ایمان اور ضبط نفس (Self-restraint) کو پیدا کرنے پر توجہ دیتے ہیں۔

شہری ذمہ داری کی مثال

جج کے دوران ایک حیران کن مشاہدہ حاجیوں میں شہری ذمہ داری (Civic Sense) کی کمی ہے۔ بہت سے لوگ ظاہری مناسک تو ادا کرتے ہیں لیکن صبر، نظم و ضبط یا دوسروں کا خیال رکھنے میں ناکام رہتے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ ان کے مذہبی عمل کو نتائج کی عینک سے دیکھا جاتا ہے۔ یعنی ثواب کی دعا کرنا یا عذاب کا خوف۔ نہ کہ شکر گزاری، نظم و ضبط اور خدا کی اطاعت کے "عمل" کی عینک سے۔

ذاتی نشوونما (Self-Development) میں عمل کی اہمیت

یہ اصول نہ صرف والدین یا معاشرے پر بلکہ خود ہم پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

- اگر میں جلدی جاگتا ہوں، نظم و ضبط برقرار رکھتا ہوں اور اپنے کاروبار میں محنت کرتا ہوں، تو میں امیر ہو بھی سکتا ہوں اور نہیں بھی۔ لیکن مجھ میں پلک اور اچھی عادات یقیناً پیدا ہوں گی۔
- اگر میں دیانتداری سے مطالعہ کرتا ہوں، تو میں امتحان میں ٹاپ کر بھی سکتا ہوں اور نہیں بھی۔ لیکن میں یقیناً صاحب علم ہو جاؤں گا۔
- اگر میں روزانہ کی چھوٹی چھوٹی آزمائشوں میں صبر پیدا کرتا ہوں، تو میں دوسروں کو تبدیل کر سکوں یا نہ کر سکوں۔ لیکن میں اپنے کردار کو ضرور بہتر کر لوں گا۔

جیسا کہ کہاوت ہے: "اس چیز کو کنٹرول نہ کریں جسے آپ کنٹرول نہیں کر سکتے۔ اسے کنٹرول کریں جو آپ کر سکتے ہیں۔ اور وہ آپ کا عمل (Process) ہے۔"

ایک ذاتی واقعہ

ایک طالب علم نے ایک بار اپنے استاد (mentor) سے شکایت کی: "میں بہت محنت سے پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی اعلیٰ نمبر نہیں آتے۔" استاد نے جواب دیا: "تمہاری ذمہ داری اعلیٰ نمبر لینا نہیں ہے۔ تمہاری ذمہ داری اخلاص، دیانتداری اور مستقل مزاجی کے ساتھ سیکھنا ہے۔ نمبر اسٹم کا کام ہیں، کوشش تمہارا کام ہے۔ ان دونوں کو آپس میں خلط ملط مت کرو۔" یہ نصیحت زندگی بھر اس کے ساتھ رہی۔ نہ صرف پڑھائی کے لیے بلکہ ہر چیلنج کے لیے۔

ہماری زندگیوں کے لیے کچھ لحاظ فکریہ

1. کیا میں صرف نتائج کا دیوانہ ہوں؟ کیا میں خود کو یاد دوسروں کو صرف ظاہری نتائج سے پرکھتا ہوں؟
2. کیا میں عمل کے ساتھ مخلص ہوں؟ کیا میں اس چیز کے لیے پرعزم ہوں جو میرے ہاتھ میں ہے، چاہے نتائج میں تاخیر ہو یا وہ نظر نہ آئیں؟
3. کیا میں یقین کی آبیاری کر رہا ہوں یا صرف حکم کی تعمیل کر رہا ہوں؟

نتیجہ فکر

عمل پر توجہ (Process orientation) کا مطلب نتائج سے لاپرواہی برتنا نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ نتائج پر قابو پا سکنے کے وہم (Illusion) سے خود کو آزاد کرنا، اور ساتھ ہی ان اعمال، رویوں اور ماحول کو اپنی بہترین صلاحیت دینا جن پر ہم اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے اس بات پر بھروسہ کرنا کہ مقررہ وقت پر پھل ضرور ملیں گے۔ کچھ جلد، کچھ دیر سے، اور شاید کچھ کبھی بھی نہیں، اس طرح جیسا کہ ہم توقع کرتے ہیں۔

مذہب میں، والدین کی تربیت میں، تعلقات میں اور ذاتی نشوونما میں، یہ اصول ہمیں مایوسی، تکبر اور بے جا پرکھتے (judgement) رہنے سے بچاتا ہے۔ یہ ہمیں عاجزی، صبر اور خدا پر توکل کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ جیسا کہ کسان ہمیں سکھاتا ہے، ڈالہ باری آج فصل تباہ کر سکتی ہے، لیکن کل مٹی ہمیں دوبارہ بیج بونے کی دعوت دیتی ہے۔

غور و فکر کی دعوت (Reflection Prompt)

اپنی زندگی کے کسی ایسے شعبے کے بارے میں سوچیں جہاں آپ نتائج نہ ملنے کی وجہ سے مایوس ہیں۔ اگر آپ اپنی توجہ "نتیجے" سے ہٹا کر "عمل" پر مرکوز کر لیں تو صورتحال کیسی ہوگی؟ آج وہ کون سے عملی اقدامات ہیں جو آپ کے اختیار میں ہیں؟